فرمان رسولان ہمہ محتاج بجانم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل تجمیل | تو یا نی فرقان و سیرت سبرد محمدؐ

نمبر ۲۶ | منشور محمدی | جلد ۱۱

سنہ ۱۲۹۹ ہجری

مطبوعہ ۱۵ رمضان

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توریت ہم انجیل برافقاد تجمیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدائی
جو خسرو کشور بقا ہے
جو اوسکی ثنا لکھون تو وہ کم ہے
خود سید عرب مہ مجسم ہے

عالم ہے قدیر ہے احد ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے
محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق
سلطان قلمرو ابد ہے
شاہنشہ کشور نبوت
آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے
عادل سامع مرید صادق
سب پر شرف نبی عیان ہے
وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوا ایک لفظ کن سے
وہ فارس باغ کن فکان ہے
ای خامہ معیش لکھ باضاف
منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن
اتھارہ ہزار عالم اوس کے
جب سے نکلا یہہ رشک گلزار
نظروں سے گرے جہان کے اجناس

شاہنشہ ملک بی مثالی
شمع مہ و مہر سے ہی روشن
جو فضل و شرف اسے بجا ہے
ہمنام جناب مصطفا ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے
محبوب حریم لایزالی
نور رخ دلپذیر اسلام
ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے
اور نگ قدم پہ جلوہ گر ہی
شمس الاخبار آسمان پر
ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی۔
صنعت ہر چیز مین لکھی ہے
کرتا ہے بقلب زار و ناشاد
منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنائے ایزد پاک
ہوتی نہین مصلحت سے خالی
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف
بے شبہ ہی افسر صحایف

جب نعت نبی کا وقت آیا
ارشاد نبی ہی ما عرفناک
عمدہ خبرین لفیس مضمون
ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک
خامہ نے ادب سے سر جھکایا
ہر سال کو دیہ پانچ جوڑے
اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علی رسول امجد
آیا ہے بشان شاہ لولاک
پر شرط ہی پیشگی کی ای یار
ما بعد سے کچھ نہین سروکار

سردار پیمبران محمدؐ
اس نظم کو کر چکا جب ارقام
سال دمہ در روز دشب الہی
ہو اوسکو بہت بڑی ترقی

توقیع محمدی رکھا نام

اشتہار

جو کہ ریاست بھاول پور مین ایک ہیڈ ماسٹر اسکول کی ضرورت ہی اسواسطے اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو شخص آنریری پاس کیا ہوا ہو یا کہ اوسکے پاس ایسی اسناد و لیاقت کی ہون کہ وہ اپنا درجہ ویسا ہی ثابت کردی- اپنی درخواست مع اسناد کے بھیجدے اور تنخواہ عہدۂ ماشری کی بالفعل سو روپیہ ماہوار ہے اور آیندہ کو دو سال تک اسکی ترقی دیکر روپیہ سالانہ ہوتی رہیگی ؛

المشتہر غلام نبی

چیف جج و سکرٹری ایجوکیشنل کمیٹی بھاول پور-

تائید غیبی

مولانا محمد یعقوب صاحب- السلام علیکم- حضرت سلامت ایک خوش خبری سن لیجئے- وہ یہہ ہی کہ اس ہفتہ مین جمعہ کے روز یہان ہدایت الہی اور برکت کلام مقدس اوسکے رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے چار ہندو نوجوان سکنای آگرہ وغیرہ جو ریلوے پتلی گہر (ورکشاپ) مین نوکر ہین اپنے قدیمی دین باطل کو چھوڑ کر سچے دل سے مشرف باسلام ہوے اور صدق دل سے کلمۂ تجدید پڑہا ان مین سے تین مرد اور ایک عورت ہی- انکے حالات دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ انمین سے ایک تو برہمن اور ایک راجپوت اور عورت والا قوم سے اہیر ہے انکا بیان ہے کہ ہمنے پہلے پہلے شہر اکبر آباد مین ایک مولوی صاحب کا وعظ سنا تھا اور بت پرستی کی مذمت اور خدا پرستی کی تعریف و توصیف مین بڑی بڑی بحثے ہمنے چارون نے باہم ملکر کئے مرتبہ کئے پھر تو ہم روز مولوی صاحب ممدوح کا وعظ سننے جایا کرتی تھے اور پادریون کی رام کہانی بھی مدتون تک سنتے رہے مگر ہمارے دلون کی تسلی مذہب محمدی کی تسکین واعظ سے ہوی آخر ہم سبنے باہم ظاہرا ایمان لاکر نماز روزہ وغیرہ مین شریک ہونیکا ارادہ کیا لیکن آگرہ مین ہمارے ماں باپ اور رشتہ دار بہت ہین اسلئے مجبورا ہمکو خاموش رہنا پڑا لیکن ہم بہت گھبرا رہے تھے اور دل کانپتا تھا کہ اگر ایسی حالت مین موت آپہونچے تو خدانخواستہ ہندو ہمارے نعشون کو جلادین اور آخرت مین ناحق رسوائی اٹھاوین الغرض اسی خیال سے ہم لوگ بہت جلد آگرہ سے یہان آئے اور اب اپنے کو سچا محمدی قرار دیکر خاص دلی خواہش سے ایمان لائے ہین اور آپ سب کے روبرو کلمہ پاک پڑہتے ہین آپ گواہ رہنا چنانچہ ان سبنے بآواز بلند لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کئے مرتبہ پڑہا- شام کو کوئی دو سو مسلمان ملکر ان چارون کو درگاہ شریف حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ مین لے گئے تمام پوشاک انکو نئے پہنا کر گلون مین پھولون کے ہار ڈالے تھے عطر کی بو باس مین بسے تھے- جو ملتا تھا انسے سلام علیکم کہکر مصافحہ کرتا تھا اسوقت انکے چہرون پر نور برس رہا تھا- مردون مین سے راقم الحروف نے ایک کا نام عبداللہ- دوسرے کا عبدالرحمن تیسرے کا برکت اللہ رکھا اور عورت کا نام آمنہ رکھا گیا ان چارون نے اپنے پاس سے پانچ روپیہ کی شیرینی منگوا کر تمام حاضرین کو تقسیم کی- پھر گھوڑون پر چڑہکر بڑی شان و شوکت سے اپنے اپنے گھرون کو واپس آئے- بندہ نے دوسرے روز ان چارون بھائی اور بہن کی دعوت کی دیر تک انسے باتین ہوتی رہین فی الواقع یہہ لوگ صدق دل سے ایمان لائے ہین- ہمین امید ہی

کہ ہمارے بھائی ہندو اور مسیحی بھی جو ابتک نفسانیت
کے دریا مین غوطے لے رہے ہین بہت جلد حقیقی نجات پانے
والے راستی کے طرف توجہ فرمائینگے - کیونکہ ہمسن پائیدار
زندگی کا کچھ بہروسا نہین آمین فقط +

راقم العاجز محمد مراد علی بیمار ناچیز -

ترجمہ الفسطاط مصر مورخہ ۱۲ شعبان

جرمن اور مصر

اخبار تاج بلاف جو جرمن مین چھپتا ہے ایک آرٹیکل اس عنوان
استر یا اور اتلی نے باہم اتفاق کیا ہے اور امور مندرجہ
ذیل آپس مین ٹھہرائی ہین - (۱) ایک یوروپین کانگرس
بشرط اشتراک مباحث دولت علیہ عثمانیہ استنبول یا کسی
اور مقام مین منعقد ہو (۲) اگر جناب دولت مآب درویش
پاشا اعیان مصر کے ساتھ متفق ہون اور باتفاق حاکم کا
تبدیل کرنا ٹھہراوین تو یہہ تینون دولتین اوسمین معترض
نہ ہونگے - و نیز اوس شخص پر اعتراض نکرینگے جسکو باب عالی
قایم کرے (۳) اگر دولت مآب درویش پاشا اپنی ماموریت
مین کامیاب ہون اور مداخلت عسکریہ کی ضرورت پڑے تو
یہہ تینون دولتین مداخلت عساکر عثمانیہ پر راضی ہونگے
(۴) اگر دولت مآب درویش پاشا اپنی ماموریت مین
کامیاب ہون اور جلالت سلطانی دونون بڑے جہازون
کے واپس کرنیکی درخواست کرے تو یہہ تینون دولتین -
سلطان کی مدد کرین فقط +

فرانس اور مغرب اقصیٰ

تھوڑا عرصہ ہوا کہ سفیر جمہور سلطنت فرانس کا مراکش
پای تخت ملک مغرب کیطرف سلطان حسن کی ملاقات کو

گیا تھا چنانچہ اوسنے ملاقات کی اثناء گفتگو مین اوسنے حضور
سلطانی سے تین باتون کی درخواست کی (۱) ابو عمامہ اور
اوسکے مددگارون کو پکڑ کر ہمارے حوالہ کیا جائے - (۲) یا اونکو
اپنے ملک سے نکالدیا جاے - (۳) ورنہ ہمکو اجازت دی جاے کہ ہم سرحد
کے اندر داخل ہوکر اونکا تعقب کرین اور اسکو پکڑ لین - ان
تینون باتون مین سے جسکو چاہین منظور کرین بادشاہ مغرب نے
امر ثالث کو پسند کیا اور کہا کہ تم ہمارے حدود مین داخل ہوکر
صحرائی مجمع مین جاؤ اور ابو عمامہ کو گرفتار کرو جب یہہ حکم حاصل
ہوا تو سفیر نہایت خوش ہوکر اپنے شہر مین داخل ہوا اور
اپنی دولت سے یہہ کیفیت مفصل بیان کی اوسیوقت حدود
جزایر سے فوج فرانسیس تعدادی آٹھہ ہزار کے پانچ فرقہ ہوکر
متوجہ ممالک طائفیلات کی ہوی - جب ابو عمامہ کو لشکر کشی فرانس
کی خبر پہونچی تو اوسنے اپنی فوج کو تین حصون پر تقسیم کیا -
ہر ایک حصہ بارہ بارہ ہزار کا اور ہر حصہ بفاصلہ مسافت ایک
ایک دن کے رکھا حصہ اول مین خود شامل ہوا - شہر طائفیلات سے
دو دن کی مسافت پر ہر دو فوج کا مقابلہ ہوا اوس مقام کا نام
عین الشعیر ہے - ان دونون فوجون مین تین شبانروز برابر
جنگ رہی - آخر کو فرانسیسی پسپا ہوے - ۲۷۰۰ اونٹ لدے
ہوے اور دیرہ سو خچر اور بہت سا اسباب و ذخایر اور کچھہ توپین
ابو عمامہ کی فوج کے ہاتھہ لگین - ابو عمامہ کی فوج نے بمقدار
مسافت ایک روز کے فرانسیسی فوج کا مقابلہ کیا - تا وقتیکہ
ایک پہاڑ فرانسیسون کے راہ مین حائل ہوا - فوراً وہ اوس پہاڑ
پر چڑھ گئے اور گرداگرد اوس پہاڑ کے خندق کھود کر پناہ گزین ہوے
اور جزایر مین یہہ خبر پہونچادی کہ ہم جزایر سے چودہ روز کے
راستہ پر اس خرابی اور مصیبت مین پڑے ہوئے ہین - جب ملک

طائفیلات کے لوگون نے یہہ خبر سنی کہ فرانسیسون اونکے ملک پر حملہ کیا ہے تو بہت سے قبیلہ قبائل عرب سے ملک طائفیلات سے مل گئے اور طائفیلات کے باشندون مین سے ۲۰ ہزار سپاہی شریک ہوئے۔ اور انھون نے سید محمد عربی علوی کو اپنا سردار بنایا اور ابو عمامہ کی مدد کو متوجہ ہوا۔ لندن کے نامہ نگار سے معلوم ہوا۔ کہ یہہ جز اخبارات لندن مین بھی کچھہ تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے فرانس کے اخبار والون کو ممانعت ہو کہ اس بارہ مین کچھہ تحریر نکرین۔ آیندہ جو کچھ معلوم ہوگا بدون طرفداری احد الطرفین کے ہم بھی درج اخبار کرتے رہینگے۔ کشف الاخبار

کلکتہ

رمضان المبارک

اتوار کے شام کو مطلع صاف تھا۔ ہزارون آدمیون نے دیر تک چاند کو دیکھا کہین پتہ لگ جاے تو تراویح شروع ہوجاے مگر چاند دکھائی نہ دیا پیر کے روز ۳۰ شعبان کو ابر غلیظ تھا چاند دیکھنے کی حاجت بھی نہ تھی شبکو تراویح شروع ہوئی منگل کو پہلا روزہ ہوا۔ مسجدون مین ہزار چند نور و رونق کا سامان ہوگیا خصوص مسجد ناخدا مین تو سبحان اللہ کلکتہ مین اگر شوکت دین و اسلام کا نمونہ ہی تو یہی مسجد ہے خداوند تعالی امت محمدی کو تمام رمضان کے روزے مبارک کرے اور اجر عظیم عطا فرماے آمین + دار السلطنۃ۔

رائے بریلی

مخدوم مکرم جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ۔

بعد سلام علیک کے التماس یہہ ہے کہ رائے بریلی اور اوسکے قرب وجوار مین پہلا روزہ ماہ رمضان مبارک کا بروز سہ شنبہ مطابق تاریخ ۱۸ ماہ جولائی سنہ ۹۲ کو ہوا فقط + زیادہ نیاز

عبد المجید

روزہ رکھا بعض نے معتبر روایات کی رو سے دوشنبہ کو بھی روزہ رکھا مگر شاذ و نادر ہے عامہ اشخاص یکشنبہ کی رویت پر اعتبار لاتے ہین فقط اکمل الاخبار

رسالت اور کرامت

اخبار نور افشان مطبوعہ ۲۲ - جون سنہ ۹۲ مین ایک صاحب محقق سیال کوٹی نامی بجواب ادعای صاحب احسن الاخبار رقمطراز ہین +

قولہ یہہ جھوٹ بات ہی کیونکہ قرآن دیگر مذاہب کے دینی واقعات اور دینی رسومات اور روایات اور بے ثبوت اغلاط اور نیز محمد صاحب کے خیالات کا مجموعہ ہے پس اوسکا کون سا حصہ اعجاز مین داخل ہوسکتا ہی اور اس حال مین یہہ بات کیونکر زیب دیتی ہے کہ تمام عالم اوسکے مثل تین آیتین نہ لا سکا اور نہ لا سکیگا قرآن کی ترکیب کی ناواقفی کے سبب ایسے وہم زبان پر لائے جاتی ہین۔

اقول محقق صاحب فرماتے ہین کہ قرآن کا معجزہ ہونا باعتبار فصاحت و بلاغت اس واسطے جھوٹ ہی کہ قرآن دیگر مذاہب کے دینی واقعات اور روایات اور رسومات اور بے ثبوت اغلاط اور نیز محمد صاحب کے خیالات کا مجموعہ ہی سبحان اللہ قرآن کی معجزہ نہ ثابت ہونے کے واسطے محقق صاحب نے کیا معقول اور عمدہ دلیل پیش کی ہے کیون محقق صاحب اگر بالفرض کسی آسمانی کتاب مین دیگر مذاہب کے واقعات اور روایات اور رسومات لکھی جاوین تو وہ آسمانی کتاب باعتبار معجزہ کے جھوٹی قرار دی جاسکتی ہے اگر آپکا اصول یہی ہی تو لازم آتا ہے کہ کل بائبل اور چارون اناجیل کو سب سے اول پایہ صداقت سے گرا ہوا سمجھا جاے کیونکہ انمین بھی تو صحایف سابقہ کے اکثر روایتین اور رسمین اور قصص مندرج ہین غایت مافی الباب آپ کہینگے کہ ہم قرآن کو اس واسطے دیگر مذاہب کے واقعات اور رسومات اور روایات کے درج کرنے کے

سبب باعتبار اعجاز جھوٹا قرار دیتے ہین کہ اوسمین قرآن
اپنے آپ کو ہی ایک معجزہ قرار دیتا ہے تو اس خدشہ کا
یہہ جواب ہے کہ قرآن کا اپنے آپ کو خاص طور پر ایک معجزہ
قرار دینا ایک وصف ہے جیسے کہ بائبل مین قرآن کی طرح
الہامی ہونیکا ادعا اور وصف ہی ہم کہتے ہین اگر قرآن
باعتبار ادعاے اعجاز فصاحت و بلاغت اسواسطے
جھوٹا ہے کہ اوس مین ادیان غیر کے واقعات اور
رسومات اور روایات مندرج ہین تو بائبل باعتبار
ادعاے الہام اس واسطہ جھوٹی ہے کہ اوسمین بھی دیگر
ادیان کے واقعات اور رسومات مندرج ہین شاید
محقق صاحب کے نزدیک فقیہ فصاحت و بلاغت اوسوقت
ثابت ہوتا ہے کہ جب اوسمین بالکل نئی اور جدید الخالت
باتین ہون محقق صاحب آپکا یہہ نادر خیال نرا خیال ہی ہے
ثبوت فصاحت اور بلاغت کے واسطے دینا سے زالی
باتون کا بیان کرنا شرط نہین بلکہ ثبوت فصاحت اور
بلاغت کے واسطے ضروریات فصاحت اور قوانین بلاغت
کا ہونا شرط ہے آپکا یہہ ارشاد کہ قرآن مجید محمد صاحب کے
خیالات کا مجموعہ ہے ایک ایسا خیال ہے کہ جیسا کوی موسیٰ
علیہ السلام کے پانچون کتابون کی نسبت کہے کہ وہ پانچون
کتابین موسیٰ کے خیالات کا مجموعہ ہین محقق صاحب مہربانی
فرماکر آپ فرمائے تو سہی کہ قرآن مجید کیونکر محمد صاحب کے
خیالات کا مجموعہ ہے کیا اس واسطے کہ اوسنے ایک زور کے
ساتھ تثلیث کے بنیاد کو جو اعلیٰ درجہ کا کفر ہے جڑ سے اوکھیڑ دیا
یا اس واسطے کہ قرآن نے کفار کے کم زور اور وہمی مسئلہ
کو بالکل کفر اور ارتداد ثابت کر دکھایا یا اس واسطے کہ اوسنے

سچی باتون کے ظاہر کرنے مین عیسائیون کی مخالفت کی
اگر قرآن تثلیث اور کفار کے مردود مسئلہ کی تصدیق اور
تائید کرتا تو آپکے نزدیک محمد صاحب کے خیالات کا مجموعہ نہ
ہوتا ہر ایک کتاب تعلیم الخصوص تعلیم ضروریہ کے جو موجب نجات
اور باعث رضامندی رب الجلیل سو عمدہ اور معقول ہونے
سے سچی اور الہامی کہی جا سکتی ہے سو ایسی تعلیم قرآن مین کوشش
کوشش کر بھری ہے یہی باعث ہے کہ عیسائی بھائی قرآن کے
مخالفت کرتی ہین اور اہل اسلام کو جو قرآن مجید کو اپنا پیشوا
ازلی اور موجب نجات خیال کرتے اور مانتے ہین اپنا مخالف
سمجھتے ہین ہندؤن کو جن مین بت پرستی اور خدا کے انسانی
اجسام مین حلول کرنے کو تسلیم کیا گیا ہے عیسائی لوگ مسلمانون
کے طرح مخالف خیال نہین کرتے شائقین کو وہ مضمون دیکھنا
چاہئے جو ایک مرتبہ ایک صاحب عیسای المشرب صنم نامی
نے اخبار نور افشان لودیانہ مین ملقون بہ عنوان موزون
کلام یا نظم چھپوایا تھا تمیم صاحب نے مضمون مذکور مین اس
امر کو مان لیا تھا کہ عیسایون کو اہل ہنود سے اس واسطے
زیادہ تر مناسبت اور قرب ہی کہ اہل ہنود بھی عیسایون کے
طرح خدا کو مجسم مانتے ہین واقعی بقول تمیم صاحب مذہب اسلام
اور مذہب مسیحی مین اس واسطے زیادہ تر مخالفت اور مغائرت
ہے کہ اسلام خدا کے مجسم ماننے کو ارتداد اور کفر قرار دیتا ہی
اور عیسایون کے نزدیک خدا کا مجسم ماننا باعث نجات ہے
جس مذہب مین نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد۔ خداوند
کریم کو مجسم قرار دیا جاے اوس مذہب کے لوگ موحدین اور
قرآن کے ماننے اور قرآن کی تصدیق کر سکتے
ہین قرآن تو بآواز دہل کہتا ہی کہ جو مذہب خدا کو مجسم مانتا ہی

وہ خدا کی طرف سے نہین نرا کفو اور ارتداد ہے محقق صاحب
قرآن مجید کے سب حصے اور اجزا اسرار معجزہ اور برکت ہین کسی
ایک حصہ کی کیا خصوصیت ہی آپکا یہہ فرمانا کہ مسلمان قرآن کے
ترکیب کے ناواقفی کے سبب قرآن کو باعتبار فصاحت و بلاغت
معجزہ قرار دیتے یا مانتے ہین ایک جرا بول ہے جسکا پاپر ثبوت
پر پہنچنا مشکل ہو جائیگا گھبرائے نہین ابھی موقعہ آجاتا ہے
آپکی واقفیت کے پردے بھی کہل جائین گے - ای محقق صاحب
فرمائے کہ آپ اپنے نزدیک ترکیب کس شئی کا نام رکھتے ہین
ذرا مہربانی فرماکر ترکیب مزعومہ کی تعریف تو بتلا دیجئے پھر
دیکھا جائیگا آپ قرآن مجید کے ترکیب سے کیا مہارت اور
واقفیت رکھتے ہون گے - خیر سے آپکی عبارت کی ہی ترکیب درست
اور ٹھیک نہین کیون محقق صاحب یہہ جو آپنے اپنی قول
مزبور مذکور مین جملہ **بے ثبوت اغلاط** جسپر مین نے دو خط
کھینچ دئے ہین لکھا ہے ذرا مہربانی فرماکر بہ تطبیق قواعد
صرف و نحو اوسکی ترکیب اور معانی تو لکھہ دیجئے کیون جناب
محقق صاحب یہہ **بے ثبوت اغلاط** کا عجیب و غریب جملہ
کہان سے اڑایا ہے شاید روح القدس کے مدد و عنایت کا
اثر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت شدہ اغلاط بھی
ہوا کرتی ہین اجی جناب جب اغلاط کا ثبوت نہین یعنے بقول
آپکے بے ثبوت ہین تو پھر اونکو اغلاط کیون کہا جاتا ہی
یہہ خدشہ تو صفت اور موصوف کے حالت مین پیدا ہوتا ہے اگر
بے ثبوت کو مضاف اور اغلاط کو مضاف الیہ قرار دیا جاوے
تو یہہ قباحت لازم آئیگی کہ آپکی عبارت مذکور بالکل بے معنی
اور لچر ہو جائیگی کیونکہ اور حرف عاطفہ معانی کو تبدیل نہین دیتا افسوس جو شخص دو چار کالم لکھتے وقت سو دفعہ

تحو کرین کھاتے ہین وہ قرآن مجید کے فصاحت اور
بلاغت کو رد کرنے بیٹھے ہین محقق صاحب آپکی ہمہ دانی اور
تحقیق کہان ہے جسکے بھروسہ پر آپنے محقق بننا پسند کیا
اگر یہی تحقیق ہے تو خدا ہی حافظ +

قولہ پھر کس بات مین قرآن ایسا معجزہ ہے عبارت
مین یا مضمون مین یا اپنے نزول مین یا تینون مین اگر
نزول قرآنی کو معجزہ کہا جاے تو ظاہرا یہہ خود ثبوت طلب
ہے یعنے یہہ معجزہ خود کسی اور معجزہ سے ثابت کئے جانے کا
محتاج ہے اور وہ ثابت کنندہ معجزہ یا تو قرآن کے عبارت
ہے اور یا دونون مگر مضمون تو وہ اعجاز نہین جو اعجاز
نزول کو ثابت کر سکے کیونکہ اوسکی ماہیت تو وہ ہی جو ہم نے
پہلے بیان کی تو اس حال مین وہ خود معجزہ نہین لیکن
اعجاز نزول کے برخلاف دلیل ہے -

اقول محقق صاحب نے یہہ عجیب مخبوط الالفاظ و المعانی
عبارت لکھی ہے کہ جو عقدۂ تثلیث کے طرح حل نہین ہوتی
حضرت محقق صاحب قرآن تینون باتون یعنے عبارت اور مضمون
اور نزول مین معجزہ ہے قرآن کی عبارت بھی بلحاظ اعلیٰ
درجہ کے فصیح اور بلیغ ہونیکی معجزہ ہے اور مضمون بھی
باعتبار صفائی اور پاکیزگی اور صداقت کلی اور آسانی
اور مطابقت عاقبہ اور سادگی اور اعلیٰ درجہ کی فصاحت
اور بلاغت کی جو حیطۂ انسانی سے باہر ہے - معجزہ ہے -
اور بہ حیثیت طرز نزول بھی معجزہ ہے
آپکا یہہ فرمانا کہ اگر نزول قرآنی کو معجزہ کہا جائے تو
ظاہرا یہہ خود ثبوت طلب ہے یعنے یہہ معجزہ خود کسی اور
معجزہ سے ثابت کئے جانیکا محتاج ہے اسکی مزید تحقیقات

کا ایک ثبوت ہے محقق صاحب آپ نزول سے صرف
لغوی معنی ہی مراد لیتے ہین کہ یا طرز نزول اگر شق اول
ہے تو ہمکو اوس سے سروکار نہین اگر شق ثانی ہے تو بلا شک ہم
اہل اسلام اس امر کو مانتے ہین کہ قرآن مجید باعتبار طرز
نزول ایک معجزہ ہے کیونکہ اوس کا طرز ایک ایسا طرز ہے
کہ جو خالی از اعجاز نہین آپکا یہہ فرمانا کہ نزول بحیثیت
معجزہ ہونے کے کسی اور معجزہ سے ثابت کئے جانیکا محتاج ہے
ایک جدید خیال ہے کیا ایک امر کے ثابت کرنے کے واسطے جو
خود معجزہ ہو دوسرے معجزہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے وہ معجزہ
ہی کیا ہے کہ جو بطور اعجاز اپنے آپ کو ثابت نہ کر سکے معجزہ
اوسی امر کا نام ہے جو بطور اعجاز ثابت ہو یہہ تو ایسی بات
ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ زید کے ثابت کرنیکے واسطے زید کو
ایک اور زید کی ضرورت ہے یا کوئی کہے کہ مسیح کو اپنی
الوہیت ثابت کرنے کے واسطے ایک اور الوہیت کی ضرورت
ہے اس امر کے ماننے سے تسلسل بھی لازم آتا ہے ہم کہتے
ہین اگر معجزہ نزول کے ثابت کرنے کے واسطے ایک اور
معجزہ کی ضرورت ہے تو اسکے اثبات کے واسطے ایک اور
معجزہ کی ضرورت ہے علی ہذا القیاس یہی سلسلہ نہی غیر
النہایتہ چلا جائیگا اور تسلسل لازم آجائیگا جو محال ہے -
محقق صاحب آپکی یہہ عبارت کہ مضمون وہ اعجاز نہین
کہ جو نزول کو اعجاز ثابت کر سکے کیونکہ اوسکی ماہیت تو
وہ ہے کہ جو ہم نے پہلے بیان کی ہے ایک عجیب المعانی
عبارت ہے جناب من نزول کو اعجاز ثابت کرنے کے واسطے
معجزہ مضمون کو ذریعہ گردانے کی کیا ضرورت ہی جب ہم
کہتے ہین کہ قرآن مجید کا طرز نزول بجاے خود ایک معجزہ
ہے تو پھر اوسکو معجزہ مضمون کے امداد کی کیا ضرورت ہے
اوس حال مین معجزہ مضمون کو قرآن مجید کے طرز نزول کے
اعجاز ثابت کرنے کے واسطے ذریعہ اور واسطہ قرار دینا بیجا
اور مستحسن تھا کہ جب نزول بجاے خود معجزہ نہ ہوتا نزول اور
مضمون اور عبارت بذاتہ معجزہ ہین اونکو ایک دوسرے کی
امداد کی کیا حاجت ہی یہہ تو ایسی بات ہے کہ جیسا کوئی کہے کہ
زید کے ثابت کرنیکے واسطے بکر کی ضرورت ہے زید جب بذاتہ
ثابت ہی تو بکر کی کیا حاجت ہے محقق صاحب اعتراض یون
نہ کرنا تھا بلکہ یون کہنا تھا کہ اگر اہل اسلام قرآن کے طرز
نزول کو اعجاز قرار دیتے ہیں تو اوسکو دلایل سے ثابت
کرین افسوس دعوی تحقیق کا اور ابھی تک حضرت کو مخالفین
کے مسلمات پر اعتراض جمانے کا ڈھنگ نہین آیا اگر جناب کو
مناظرہ اور بحث کا شوق ہے تو پہلے کتب مناظرہ کو مطالعہ
فرمائیے تاکہ مخالفین کی کلی ہنسی کا باعث نہ ہو کیون جناب وہ
مسجدون کے پڑھے ہوے کیسے محقق اور مناظر ہوتے ہین جنکے
طرف آپ نے اپنے اسی مضمون کے ابتدا مین اشارہ کیا ہے
خدا تکبر اور غرور سے بچاے - خیر یہہ تو جملہ معترضہ تھا اب آپ
یہہ فرمائیے کہ آپنے قرآن کی ماہیت کہان بیان کی ہے کیا وہ
ہی دو سطرین کہ جن مین آپنے یہہ بات بیان کی ہی کہ قرآن
محمد صاحب کے خیالات اور دیگر مذاہب کے واقعات اور
روایات اور رسومات کا مجموعہ ہے - ای ناظرین ذرا انصاف
فرمائیے محقق صاحب اس بات پر ماہیت قرآن کا اطلاق
کر کے رائے گھڑتے ہین کہ اوس ماہیت مبینہ کے رو سے مضمون
قرآن معجزہ نہین ہے سبحان اللہ محقق صاحب بھی تحقیقات
کے کیا گہی ہین دھی طور پر ایک آسمانی کتاب کے اجزا کے

بیان کرنے کو بیان ماہیت قرار دیتے ہین حضرت چشم بد
دور پہلے ماہیت کی ماہیت تو دریافت کرلئے ہوتے جب
آپ ماہیت کی ماہیت ہی نہین سمجھتے تو پھر قرآن کی ماہیت
کیونکر بیان کرسکتے ہین **مصرع** برین عقل و دانش بباید گریست
قولہ یہی عبارت سو معلوم ہوا کہ اول تو اوسکے لاثانی ہونے
پر سب کا اتفاق نہین اور پھر یہہ بات بھی معین نہین کہ سورۃ
من مثلہ کا ارشاد عبارت کی طرف ہے یا مضامین کے طرف۔
اور اس لئے اول اس بات کا فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ اس
دعوے سے حضرت محمد کی کیا غرض تھی عبارت سے تھی یا مضامین
سے ہمارا گمان غالب اسپر ہے کہ مراد مضامین سے ہے نہ کہ عبارت سے
اگر ایسا ہی تو ظاہر ہے کہ قرآن از خود معجزہ نہین ہے۔
اقول - کیون جناب قرآن مجید کے عبارت کے لاثانی
ہونے پر مسلمانون کا کلیتاً اتفاق نہین یا مخالفین کا اگر
کہو کہ مسلمانون کا اتفاق نہین تو یہہ غلط ہے کیونکہ کل
مسلمان قرآن مجید کے عبارت کو اعلیٰ درجہ کی فصیح اور
بلیغ مانتے ہین اور اوسکو معجزہ قرار دیتے ہین اگر کوئی
مسلمان اس امر مین اختلاف رکھتا ہے تو اسکے اختلاف کی
یہہ وجہ نہین کہ اسکے نزدیک قرآن مجید باعتبار فصاحت
اور بلاغت کے معجزہ نہین بلکہ یہہ وجہ ہے کہ اُس کے
نزدیک قرآن مجید باعتبار عبارت کلیتاً معجزہ نہین بلکہ
اوسکے ساتھہ صداقت اور پاکیزگی مضمون اور خوبی تعلیم بھی
شرط ہی اگر مخالفین اسلام کا اتفاق مراد ہے تو یہہ
اتفاق کلی طور پر قرآن کسی آسمانی کتاب کو بھی حاصل
نہین کیا بائبل پر مخالفین شہادت دیتے ہین یا اوسکی
نسبت اتفاق ظاہر کرتے ہین اگر جزوی اتفاق مراد ہے
تو اکثر مخالفین نے قرآن کی بابت اس جزوی اتفاق کو
ظاہر کیا ہے چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب مصنف موید الاسلام
عیسائی مذہب کے مقلد نے قرآن مجید کو فصیح اور بلیغ مان لیا ہے
اور علی ہذا القیاس ایک جرمن کے مشہور عالم فاضل نے بقول
اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور قرآن کے نسبت مندرجہ
ذیل الفاظ مین رائے ظاہر کی ہے ؛
قولہ جب ہم قرآن مجید پڑھتے ہین تو اول اوس سے جی
گھبراتا ہے بعد ازان اوسکے پڑھنے کو جی چاہنے لگتا ہے
بعد ازان ہم اوسکی تعریف کرنے لگتے ہین اور بعد اُس کے تعظیم
ہمارے دلون پر مسلط ہوتی ہے دیکھو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ
لاہور مطبوعہ ۱۴ جون سنہ ۱۸۷۸ء - محقق صاحب آپکا یہہ
فرمانا کہ یہہ بات معین نہین کہ سورت من مثلہ کا اشارہ عبارت
کی طرف ہے یا مضامین کی طرف - مسلمات اسلامیہ اور تفاسیر
قرآنی کے نا واقفی کا ثبوت اور دلیل ہے تفاسیر قرآنی مثل
تفسیر خطیب اور تفسیر کبیر فخر الدین رازی اور تفسیر صافی اور
اشرفی اور تفسیر عمدۃ البیان وغیرہ مین اس آیت کے بابت
یون لکھا ہے کہ اس آیت مین من بیانیہ واقع ہوا ہے
یعنے ای مثلہ فی البلاغت والفصاحت وحسن النظم
العبارت والمعانی والمضامین والاخبار عن الغیب -
افسوس محقق صاحب نے بلا تحقیق لکھدیا کہ فصاحت اور
بلاغت کی بابت تعین نہین حالانکہ مسلمانون نے اس تعین
کو عمدہ طور پر بیان کیا ہے اگر محقق صاحب اپنے نام کے
شرم کرکے قبل از لکھنے کے تحقیقات کرلیتے تو کیا اچھا ہوتا
علاوہ اقوال مفسرین اور ماہرین دقایق قرآن مجید قرآن مجید
کی خود طرز عبارت بھی اس امر پر شاہد ہے کہ لفظ من مثلہ سے

عبارت اور مضمون اور طرز نزول مراد ہی تمثیل دو طرح پر ہے ایک کلی اور ایک جزوی کلی تمثیل مین کسی امر کی جزوی طور پر تفصیل نہین ہوتی جزوی تمثیل مین امورات جزوی کی تشریح اور تفصیل ہوتی ہی قرآن مجید مین تمثیل کلی واقع ہوی ہے اس مین عبارت اور مضمون داخل ہین اگر یہہ تمثیل جزوی طور پر ہوتی تو حسب قاعدہ مقررہ جزوی تفصیل ہوتی اور یون کہے جاتا کہ لاؤ ایک سورت جو عبارت یا مضمون مین اس سورت کے مانند ہو جسکے اجزا کی تشریح اور تفصیل ہمین کی گئی تو معلوم ہوا کہ کیسی تمثیل ہے فہو المدعا - محقق صاحب حضرت کی مراد عبارت اور مضامین دونون سے تھی کیونکہ آنحضرت کے اکثر احادیث مین صاف طور پر آیا ہے کہ قرآن من جہت العبارت والمضامین باعتبار فصاحت و بلاغت معجزہ ہے آپکا یہہ گمان غالب کہ آنحضرت صرف مضامین کی فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے قرآن مجید کو معجزہ خیال کرتے تھے ایک اپنا خیال ہے جب آنحضرت مضامین اور عبارت قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت کے قرآن مجید کو معجزہ قرار دیتے ہین تو پھر آپکے عجیب خیال اور گمان کو کیونکر تسلیم کیا جاوے آپکا یہہ فرمانا کہ قرآن از خود معجزہ نہین ایک مخبوط المعانی جملہ اور فرمان ہے اگر آپکا یہہ مدعا ہی کہ قرآن مجید در صورت معجزہ ہونے من حیث المضامین از خود معجزہ نہین تو یہہ خلاف عقل ہے کیونکہ جب قرآن من حیث المضامین معجزہ قرار دیا جاوے تو پھر وہ خود کیون نہ معجزہ ہوگا کیا قرآن اور مضامین غیر مین مضامین کا نام نہین ہے تو قرآن ہی جب وہ بھی معجزہ قرار دئے جاوینگے تو پھر قرآن کو جو مضامین کا ایک مجموعی نام ہے کیون نہ معجزہ کہا جاویگا اور اگر یہہ منشا ہے کہ قرآن مجید در صورت معجزہ ہونے من حیث العبارت از خود معجزہ نہین تو یہہ بھی خلاف واقعہ ہے کیونکہ جب عبارت قرآن مجید کی معجزہ ہے تو پھر اس عبارت کا نام یعنے قرآن ہی معجزہ ہے عبارت اور اوس عبارت کا مخصوصہ یا مجموعی نام کوئی غیر نہین لفظ از خود معجزہ نہین ہے ثابت ہوتا ہے کہ محقق صاحب نے قرآن اور مضامین قرآن اور عبارت قرآن کو علیحدہ علیحدہ شیئین مقرر کیا ہے اگر اس ایک شئی واحد الذات اور مختلف الاسما کو محقق صاحب ایک قرار دیتے تو یقیناً ایسا دھوکا نہ کھاتے دھوکہ کھانے کا یہی باعث ہے کہ محقق صاحب نے اوس ایک شئی واحد الذات مختلف الاسما کو جدا جدا تین شیئین سمجھ لیا خدا ایسے دھوکون سے مامون و مصون رکھے +

قولہ پھر اگر مراد عبارت سے یہی تو حضرت کا یہہ دعوی بموجب آپکے بیان کی کیسا بجا ہے کہ تمام علما اوسکے مثل تھا آیتین نہ لا سکا اور نہ لا سکیگا سنسکرت اور پالی اور زند اور یونانی اور سنسکرت زبان والون کے نزدیک یہہ دعوی کیسا بے معنی ہے اونکو عربی کے فصاحت کی کیا قدر ہو سکتی ہی اور پھر قرآن کی عبارت کے نسبت ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ایسے فصیح نہین جیسے کہ محمدی خیال کرتے ہین دیکھو ہدایت المسلمین باوجود اسکے قرآن کی عبارت کا لاثانی ہونا عمدہ موقع رکھتا تھا چنانچہ جس گروہ کے محاورہ مین قرآن لکھا گیا اور جو بولی حضرت محمد صاحب خود بھی بولتے تھے وہ انکی مادری زبان تھی اس سے ظاہر ہے کہ محمد صاحب قدرۃً اوس قوم کے

بولیون پر فوقیت رکھتی تھے اور وہ سردان کے ناقص بولی اُسکے
ہم وزن نہین ہوسکتی تھی اس بات سے ظاہر ہے کہ قرآن کی
عبارت فقط عرب کے اور بولیون کے مقابلہ مین افضل تھی کل عالم پر
اسکا اثر نہین پہنچا معجزہ اسمین نہین کہ قدرتی طور سے مادری
زبان سیکھہ لین لیکن معجزہ اسمین ہے کہ ایک علی طور سے
بن سیکھے مادری زبان یا غیر زبان سیکھین جیسا کہ مسیح کے
رسولون کو عطا ہوا +

اقول ہان جناب عبارت اور مضمون اور طرز نزول تینون سے
مُراد ہے حضرت کا دعوی بیجا نہین ہے بلکہ بجا ہے آجتک نہ
کوئی قرآن مجید کی ایک آیت کے مطابق لاسکا اور نہ کوئی
آیندہ لاسکے گا عیسائی عالمون نے بقول جان ڈیون پورٹ
پیشتر از ورد یا مگر آخر رہ گئے اور قومین کیا خود عرب والے ہی قرآن
کی فصاحت اور بلاغت کے مقابلہ سے ہار گئے بقول آپکے
جنکی ملکی اور مادری زبان تھی بہت لوگون نے قرآن کے مقابلہ
مین مختلف مضامین کے عبارتین بنائین مگر سب کے سب ردی
اور مناقص کا مجموعہ نکلین اخیر قرآن کے عبارت کو ہی فوقیت
رہی محقق صاحب آپ ہی خیال فرمائے کہ اگر قرآن معجزہ اور
خدا کا کلام نہ ہوتا تو اس زور وشور سے دعوی نکرتا اور یہہ نہ
کہتا کہ اگر چہ تم کیسا ہی زور دو تب بھی قرآن کی بلاغت اور
فصاحت اور عمدگی مضامین اور حسن النظم کو نہ پہونچوگے
ہرگز نہ پہونچوگے قرآن نے ساری دنیا کے لوگون کو آجتک
اپنی نور دعوی کے سبب بچہا رکھا ہے کوئی دم نہین مارتا
حضرت محمد صاحب جو ایک امی نبی تھے اور جنہون نے کسی کالج
یا مدرسہ مین تعلیم پاکر علم بلاغت اور فنون فصاحت اور
معانی اور صرف ونحو حاصل نہین کئے تھی آپ ہی ایک مسطو

کتاب بناکر کب یہہ دعوی کر سکتے تھے کہ کوئی شخص اس عبارت
کے موافق عبارت نہ بنا سکیگا پھر ایسے کڑے وقت مین کہ
جب ملک عرب مین چارون طرف سے بلاغت اور فصاحت کا
زور وشور تھا اور بڑے بڑے مجمعون اور میلون مین صدہا
آدمی اس غرض سے شامل ہوتے تھے کہ اپنے ابنای جنس سے
عبارتون اور نظم ونثر کے فصاحت اور بلاغت اور پاکیزگی
اور عمدگی کے وجہ سے گوئے سبقت لیجائین جسوقت
حضرت محمد صاحب نے قرآن کی بلاغت اور فصاحت کا بطور
اعجاز کے دعوی کیا اور باواز دہل کہا کہ قرآن خدا کی طرف سے
ہی اس وقت عرب مین صدہا فصیح اور بلیغ شعرا ناظم و
ناثر موجود تھے اور تخالف مذہب کے سبب آنحضرت سے پوری
پوری مخالفت اور منافرت رکھتے تھے اپنی ہم مذہبون
اور ہم قومون کو طرح طرح کے حیل اور طریقون سے اس بات پر
آمادہ کرتے تھے کہ محمد صاحب کے ساتھ جنگ وجدال کرین
چنانچہ ہزارون آدمی محمد صاحب کے مخالفت اور دشمنی ہی
کو ایک مذہبی اور ضروری امر خیال کرتے تھے اگر اون مشہور
اور فخر عرب ناظم وناثر شعرا کو قرآن مجید کی بلاغت اور
فصاحت اور عمدگی مضامین اور خوبی عبارت کے مقابلہ
آرا ہونے کا کچھ بھی حوصلہ اور طاقت ہوتی تو اپنے ملک
وقوم کا جنگ وجدال مین کشت وخون کا ہیکو کراتے
ہزارون گھر برباد کیون ہوتے سیدہی قرآن کی ایک اونی
سورت کے مقابلہ مین اپنی طرف سے ایک سورت بناکر محمد صاحب
کو ملزم کیون نہ بناتے - ای منصفو غور کرو کیا ایک امی کا
یہہ حوصلہ ہے کہ میدان بلاغت اور مرحلہ فصاحت مین
قدم زن ہوکر یہہ دعوی کرے کہ میری عبارت کے مقابلہ

ہین با عتبار بلاغت و فصاحت کوئی شخص ایک ادنی
سورت بنا کر دکھائے پھر ایسی کرسے وقت مین کہ جب سارا
ملک دشمنی اور عداوتی ہو اور فصاحت و بلاغت مین
بہ ہمہ وجوہ کامل الحق امی کا کیا یارہ و طاقت یہہ تو سب
کچھ خدای لایزال کے طرف سے ہے کہ جو تاج البلغا اور
سید الفصحا ہی سوا مشاہیر اور فواضل اور شعرای عرب
مثل دنیا کے لوگ علی الخصوص عیسائی اور یہودی حضرت سے
پوری پوری مخالفت برتتے تھے اونکے کانون مین بھی
اس دعوی حق کے آواز پہنچ چکی تھی وہ بھی جانتے اور
بوجھتے تھے کہ حضرت محمد صاحب امی ہین اونکے ساتھ مقابلہ
کرنا کچھہ مشکل نہین مگر افسوس اونھون نے بھی دم نہ مارا یہہ
معجزہ نہین تو اور کیا ہی ایک امی شخص یہہ دعوی کرے کہ
{قرآن کے} جو خدا کا پاک کلام ہے} مقابلہ مین باعتبار
عمدگی مضامین و خوبی عبارت و فصاحت و بلاغت عرب
و عجم کے رہنے والے ادنی سورت بنا کر لائین عجم کے لوگ تو
بالفرض فصاحت زبان عرب سے ناواقف تھے کیا عرب کے
مشہور شاعر اور ناظم و ناثر بھی ناواقف تھے اونکو بھی
لازم تھا کہ قرآن کا مقابلہ کرکے کامیابی اور فتح حاصل کرتے
عجم مین بھی اکثر اشخاص عرب کی بولی اور اسکی بلاغت
اور فصاحت سے پوری پوری واقف اور ماہر تھے اونکو بھی
چاہئے تھا کہ اعجاز قرآن کے توڑنے کے واسطہ قرآن کا
مقابلہ کرتے - تا تھوکنگنی کو آرسی کیا + محقق صاحب
اونکے برسے معاون پادری عمادالدین صاحب اب قرآن کے
مقابلہ پر کوئی سورت بنا کر دکھائین حق و باطل کھل جائیگا
قرآن ہر ایک زمانہ اور وقت مین اپنے مخالفون کو دبا

لجاتا ہے کہ میرے مقابلہ پر آؤ مگر کوئی اف نہین کرتا اگر
عیسایون کو شرم ہی تو قرآن کے مقابلہ مین کوئی سورت
بنا کر دکھائین ورنہ چپ رہین - بلاغت اور فصاحت قرآن
مجید کی ایک لازمی اور ذاتی وصف ہے اگر کوئی شخص باعث
بے علمی اور جہالت کی نہ سمجھے تو اس مین اوسکی بلاغت اور
فصاحت کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہی اگر سنسکرت یا یونانی
زبان والے بہ سبب ناواقفی قوانین زبان عرب قرآن کی فصاحت
اور بلاغت کو نہ سمجھین تو اس سے یہہ بات سب لازم آتی ہے
کہ قرآن مجید اعلی درجہ کا بلیغ اور فصیح نہ ہو کیا شیرہ کے
سورج کو نہ دیکھنے سے یہہ لازم آتا ہے کہ سورج نہو ہرگز
نہین عموما فصاحت اور بلاغت کے کلی قواعد قطعی اصول
ہر ایک زبان اور ملک مین ایک ہی طرح پر وضع اور تسلیم کئی
گئی ہین - ہم کہتے ہین جو لوگ اپنی ملکی یا مادری زبانون کی
بلاغت اور فصاحت سے واقف ہین وہ عرب کے زبان
سیکھنے پر قرآن مجید کے فصاحت اور بلاغت کو ایک آسانی
اور عمدگی سے معلوم کر سکتے ہین - آپ کا یہہ فرمانا کہ
ہدایت المسلمین مین قرآن مجید کی عبارت کے نسبت ثابت
کیا گیا ہے کہ وہ ایسی فصیح نہین کہ جیسا محمدی خیال کرتے
ہین ایک بے معنی خیال ہے اگر آپکو ہدایت المسلمین کے
مصنف کے مبلغ علم کا علم ہوتا تو ہرگز ایسی بات زبان پر
لاتے پادری عمادالدین صاحب مصنف ہدایت المسلمین کو
مسلمان ہی کم علم اور کج فہم نہین خیال کرتے عیسائی بھی
جناب موصوف کو علم و عقل سے عاری سمجھتے ہین اگر آپ
سیفر ہندامرتسر کے اوس ریویو کو جو پادری شمائر داس
صاحب مشنری سیال کوٹ کی کتاب اظہار علیہ پر دیا

تمہارا دیکھینگے تو آپکو پادری عمادالدین صاحب کی لیاقت اور علمیت اور استعداد معلوم ہو جائیگی - علمائے اہل اسلام اور فضلای محمدی نے تو پادری صاحب ممدوح کی وہ خدمت کی ہے کہ قیامت تک پادری صاحب سے نہ ہوگی اگر جناب کو پادری صاحب موصوف کی لیاقت اور استعداد کا حال معلوم کرنا ہو تو کتاب مراۃ الیقین الاغلاط الحق ہدایت المسلمین اور کتاب تنزیہ الفرقان اور کتاب اثبات اور کتاب رجم الشیاطین فی رد ہدایت المسلمین اور کتاب صیانت الانسان فی رد تحقیق الایمان اور رسالہ اعلان حق رد رسالہ عرفان حق اور عقوبت الضالین رد ہدایت المسلمین اور تعلیقات رد تاریخ محمدی کو ملاحظہ فرمائیے امید ہے کہ ان کتابوں کے مطالعہ سے آپکو پادری عمادالدین صاحب کی لیاقت کا مقدار اور وزن معلوم ہو جائیگا -

محقق صاحب سب سے پہلے آپکو قواعد فصاحت اور قوانین بلاغت حاصل کرنی چاہئے پھر خود بخود قرآن مجید کی بلاغت اور فصاحت معلوم ہو جائیگی جس سے آپنے تو ابھی فصاحت اور بلاغت کا نام ہی سنا ہی شاید آپ کو بلاغت اور فصاحت کی تعریف اور حقیقت بھی معلوم نہ ہوگی جب آپ بلاغت اور فصاحت کی تعریف تک نہین جانتے تو پھر آپکی ناتجربہ کاری کو قرآن فصاحت کے بارے مین کیونکر لایق وقعت خیال کیا جا سکتا ہی پہلے کچھ محنت کرکے قوانین بلاغت اور قواعد فصاحت کی دگری حاصل کیجئے اور پھر قرآن کے فصیح یا غیر فصیح ہونے پر لب کشائی کیجئے -

آپکا یہہ ارشاد کہ چونکہ محمد صاحب نے قرآن اپنی مادری زبان مین لکھا اور ایک ایسی بولی مین جو کل عرب مین فصیح تھی اس واسطے وہ عربی کے اور بولیون سے لاثانی بولی مین لکھا گیا -

محقق صاحب این ہم عنیست + آپنے قرآن مجید کا ایک لاثانی بولی مین لکھا جانا تو تسلیم کیا لاکن یہہ تو فرمائیے کہ کسی اور عرب نے بھی اپنی لاثانی بولی مین کوئی کتاب لکھکر قرآن کی طرح دعوی کیا کہ اسکے برابر کوئی بنا کر دکھائے اور پھر یہہ کیا کہ ہرگز نہ بنا سکوگے حضرت محمد صاحب تو امی تھے عرب مین ولید اور امرء القیس وغیرہ متبحر شاعر اور مشہور ناظم و ناثر حضرت کے وقت مین موجود تھے، انھون نے کیون نہ اپنی لاثانی بولی مین کوئی کتاب بنا کر دعوی کر دیا کہ اسکے برابر کوئی بنا کر دکھائے جب عرب کے شاعرون کو جو گویا امرء القیس اور ولید وغیرہ کے روح تھی یہہ بات معلوم تھی کیونکہ وہ اعلی درجہ کے بدخواہ اسلام اور نکتہ چین تھے کہ قرآن معرف محمد صاحب کی بناوٹ اور ساخت ہے تو کیون نہ انھون نے قرآن کے مقابلہ مین ایک کتاب بنا کر دعوی کر دیا کہ ہم بھی ایسے فصیح اور لاثانی بولی مین لکھہ سکتے ہین یہہ کیا وجہ ہے کہ تمام عرب مین سے صرف آنحضرت نے ہی باوجود امی ہونے کے علانیۃ دعوی کر دیا کہ اگر کسی مخالف کو حوصلہ ہو تو قرآن مجید کے ایک ادنی سورت کے برابر بنا کر دکھائے حضرت کو کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ باوجود لوگون کے مخالفت اور عداوت اور اس بات کے جاننے کے کہ عرب مین بڑے بڑے متبحر شاعر اور مشہور اور فخر عرب ناظم و ناثر موجود ہین یہہ دعوی کرتے کہ قرآن کے برابر کوئی سورت بنا کر دکھاؤ - محقق صاحب یہہ حضرت کا اپنا دعوی نہین ہے اس دعوے کا بانی تو وہی ہے کہ جسنے آدم اور موسی اور عیسی اور محمد کو رسالت کا تاج بخش کر تمام دنیا کے واسطے رحمت قرار دیا محمد صاحب کا یہہ حوصلہ نہ تھا کہ عرب جیسے فصیح و بلیغ اور منبع شعرا ملک مین باوجود امی ہونے کے ایسا جرات دعوی کرتے - باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے تھا +